گوہرِ حکمت

انعامی سلسلہ
ترغیبِ مطالعہ پروگرام

حضرت فاطمہ (علیہا السلام): فضائل و مختصر حالاتِ زندگی

Green Island Women Wing

(A Project of GIT®)

Plot# 108, Flat# G-1, Al Jannat Valley, Adjacent to M.L. Tower,
Jamshed Town / Soldier Bazar# 1, Karachi.
Contact No: 0331-8955701.. Web: www.women.greenislandtrust.org

گوہر حکمت

حضرت فاطمہ سلام اللہ علیہا: فضائل ومختصر حالات زندگی

پیشکش:
Green Island
Women Wing
(A Project of GIT®)

بسم اللہ الرحمن الرحیم

نام کتاب	:	گوہرِ حکمت (حضرتِ فاطمہ سلام اللہ علیہا: فضائل و مختصر حالاتِ زندگی)
تألیف	:	محترمہ صائمہ بخاری
تصحیح	:	حجۃ الاسلام غلام رضا روحانی
کمپوزنگ	:	کمپیکٹ سروسز
تاریخ اشاعت	:	جمادی الثانی ۱۴۳۴ھ مطابق اپریل ۲۰۱۳ء
پیشکش	:	گرین آئی لینڈ وومن ونگ
ناشر	:	گرین آئی لینڈ پبلیکیشنز

فہرست

	عنوان	صفحہ نمبر
1	پیش لفظ	4
2	نقش زندگانی	5
3	جنابِ زہرا سلام اللہ علیہا کی خلقت کے بارے میں اللہ تعالیٰ کا حکم	6
4	جنابِ فاطمہ سلام اللہ علیہا سے خدیجہ سلام اللہ علیہا کی اُنسیت	7
5	ولادت فاطمہ زہرا سلام اللہ علیہا	7
6	جنابِ فاطمہ سلام اللہ علیہا کا مختصر تعارف	9
7	شہزادی کونین سلام اللہ علیہا قرآن کی روشنی میں (سورۃ کوثر، سورہ دہر، آیت تطہیر، آیہ مباہلہ)	11
8	شہزادی کونین سلام اللہ علیہا سید المرسلین صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی نگاہ میں	14
9	بی بی فاطمہ زہرا سلام اللہ علیہا کی شخصیت کے نمایاں نقوش	15
10	بی بی فاطمہ سلام اللہ علیہا کے خطبات	18
11	مسجد نبوی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم میں آپ سلام اللہ علیہا کا خطبہ	18
12	جنابِ فاطمہ سلام اللہ علیہا کا اپنے گھر میں خطاب	23

پیش لفظ

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہٗ

کتب بینی اور مطالعہ کا شوق قوموں کی ترقی میں انتہائی اہم کردار ادا کرتا ہے۔ اقوامِ عالم میں جس انداز سے یہ شوق اپنی جگہ بنا چکا ہے، اس اعتبار سے ہماری قوم کو ابھی بہت محنت کرنا ہے۔ البتہ یہ بات عرض کرنا بھی نہایت ضروری ہے کہ اس سلسلے میں مختلف اداروں نے کام شروع کر دیا ہے۔

''گوہرحکمت'' کے نام سے ترغیبِ مطالعہ کا یہ سلسلہ بھی ان کوششوں میں ایک چھوٹا سا اضافہ ہے تاکہ قوم میں شوقِ مطالعہ اُجاگر کیا جائے۔

گرین آئی لینڈ وومن ونگ نے جو تقریباً عرصہ دو سال سے مسلسل قوم کی نوجوان بچیوں اور خواتین کی عملی، فکری اور اخلاقی تربیت کے لئے مصروف عمل ہے، اب اس کام کا بیڑا بھی اٹھایا ہے کہ نوجوانوں اور جوانوں میں شوق مطالعہ کو فروغ دینے کے لئے اپنی سعی و کوشش ضرور کی جائے۔ اس سلسلے میں بطور خاص اس بات کو پیش نظر رکھا گیا کہ حتی المقدور مستند علمی مواد کو ایک مختصر مقالے کی صورت میں ایک جگہ اکٹھا کر دیا جائے اور مطالعہ میں غور طلبی کے عنصر کو باقی رکھنے کے لئے آخر میں کچھ سوالات بھی دیئے گئے ہیں تاکہ دورانِ مطالعہ ان سوالات کے جوابات کو حاصل کرنے کے لئے توجہ بھی باقی رہے۔

میں محترمہ مشعل فاطمہ (کوآرڈینیٹر گرین آئی لینڈ وومن ونگ) محترمہ صائمہ بخاری اور ان کی ساتھی خواتین کا نہایت ہی شکر گزار ہوں کہ جنہوں نے نہ فقط اس پروجیکٹ کو مکمل طور پر سنبھالا بلکہ نہایت ہی کم وقت میں اس مقالے کو تحریر فرما کر اس مشکل کام کو پایۂ تکمیل تک پہنچایا۔ ساتھ ہی برادرارجمند قبلہ مولانا قمرعلی لیلانی اور ان کے ساتھیوں کا بھی ممنون ہوں کہ جنہوں نے اس کام کی نگرانی فرمائی۔

خداوند متعال سے دعا گو ہوں کہ وہ ان کی توفیقات میں اضافہ فرمائے اور ہم سب کو ناصرانِ امام عج میں شامل فرمائے۔

والسلام

غلام رضا روحانی

بسم اللہ الرحمن الرحیم

نقش زندگانی

نام	:	فاطمہ سلام اللہ علیہا
کنیت	:	اُم ابیہا، اُم الائمہ علیہم السلام، اُم لعلوم، اُم الفضائل، اُم الحسن علیہ السلام، اُم الحسین علیہ السلام، ام السبطین علیہما السلام
القاب	:	زہرا، طاہرہ، سیّدہ، بتول، عذرا، تقیہ، زکیہ، راضیہ، مرضیہ، مبارکہ
والد	:	حضرت محمد مصطفٰے صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم
والدہ	:	امّ المومنین حضرت خدیجہ الکبریٰ علیہا السلام
شوہر	:	امیر المومنین حضرت علی ابن ابی طالب علیہ السلام
اولاد	:	۳ فرزند۔ امام حسن علیہ السلام، امام حسین علیہ السلام، حضرت محسن علیہ السلام ۲ دختران۔ بی بی زینب علیہا السلام و بی بی ام کلثوم علیہا السلام
تاریخ ولادت	:	۲۰ جمادی الثانی ۵ ؁ بعثت
تاریخ تزویج	:	رجب یا ذوالحجہ ۶ ؁ھ
سن مبارک وقت تزویج	:	۹ سال
تاریخ شہادت	:	۱۴ جمادی الاوّل یا ۳ جمادی الثّانی ۱۱ ؁ھ
عمر مبارک	:	۱۸ سال
جائے مدفن	:	حجرہ فاطمہ علیہا السلام، مسجد نبوی (مشہور روایت کی بنا پر) یا جنت البقیع

جناب فاطمہ سلام اللہ علیہا کی خلقت کے بارے میں اللہ تعالیٰ کا حکم!

شہزادی کونین سلام اللہ علیہا کی خلقت اور پیدائش کے لیے خداوند عالم نے کائنات کے صالح ترین گھر کا انتظام فرمایا۔ وہ گھر جہاں آپ علیہا السلام کے والد گرامی کے مقام پر حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اور والدہ گرامی کے منصب پر جناب خدیجہ سلام اللہ علیہا نظر آتی ہیں۔ خداوند عالم نے آپ سلام اللہ علیہا کی پیدائش اور خلقت کے بارے میں خاص انتظام فرمایا تھا جس کا تذکرہ متعدد روایتوں میں موجود ہے۔ ایک روایت میں ہے کہ ایک روز نبی اکرام صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ابطح کے مقام پر تشریف فرما تھے تو آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی خدمت میں جناب جبرائیل علیہ السلام نازل ہوئے اور عرض کی: ''اے محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم! خداوند متعال نے آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو سلام کہا ہے اور اس نے یہ حکم دیا ہے کہ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم چالیس دن تک خدیجہ سلام اللہ علیہا سے دور رہیں'' چنانچہ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے جناب خدیجہ سلام اللہ علیہا کے پاس جناب عمار یاسر رضی اللہ عنہ کو بھیجا اور انھیں اس الٰہی حکم سے باخبر فرمایا۔ اس دوران آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم چالیس دن تک مسلسل روزے رکھتے رہے اور رات بھر خدا کی عبادت کیا کرتے تھے۔ جب چالیس روز پورے ہوگئے تو جبرائیل علیہ السلام دوبارہ نازل ہوئے اور عرض کی:

''اے محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم! خداوند متعال نے آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو سلام کہا ہے اور یہ حکم دیا ہے کہ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اس کے ہدیہ اور تحفہ کے لیے تیار ہو جائیں''۔ ابھی یہ بات مکمل ہوئی ہی تھی کہ میکائیل علیہ السلام ایک طبق لئے ہوئے نازل ہوئے جس پر سندس کا رومال پڑا ہوا تھا، اسے انھوں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے سامنے رکھ دیا تب جبرائیل علیہ السلام نے کہا!

اے محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم! آپ کے رب نے کہا ہے کہ آج رات آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اسی کھانے سے افطار کیجیے گا۔ چنانچہ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے کھانا تناول فرمایا اور پانی پی کر خود کو سیراب کیا۔ پھر حضرت جبرائیل علیہ السلام نے آگے بڑھ کر کہا: آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم خدیجہ سلام اللہ علیہا کے گھر چلے جائیں، کیونکہ اللہ تعالیٰ عزوجل نے اپنے اوپر فرض کیا ہے کہ آج

رات آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے صلب سے ایک پاکیزہ نسل خلق فرمائے گا۔ یہ سن کر رسولِ اسلام صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم جناب خدیجہ سلام اللہ علیہا کے گھر کی طرف روانہ ہوگئے۔ دروازے پر پہنچ کر نہایت شیریں انداز میں آہستہ سے فرمایا:

''اے خدیجہ سلام اللہ علیہا! دروازہ کھولو میں محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ہوں''، آپ سلام اللہ علیہا نے اٹھ کر دروازہ کھول دیا اور نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم گھر میں تشریف لے آئے۔ بی بی خدیجہ سلام اللہ علیہا فرماتی ہیں: اُس مالک کی قسم جس نے آسمان کو بلند فرمایا اور پانی کو جاری کیا ہے ابھی بنی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم مجھ سے دور بھی نہ ہونے پائے تھے کہ مجھے اپنے شکم میں فاطمہ سلام اللہ علیہا کے وجود کا احساس ہوگیا۔

جناب فاطمہ سلام اللہ علیہا سے جناب خدیجہ سلام اللہ علیہا کی انسیت

جب جناب خدیجہ سلام اللہ علیہا نے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے شادی کی تو مکہ کی عورتوں نے آپ سلام اللہ علیہا سے ملنا جلنا بالکل بند کر دیا تھا۔ نہ وہ آپ سلام اللہ علیہا سے بات کرتی تھیں اور نہ ہی آپ سلام اللہ علیہا سے ملاقات کرتی تھیں۔ لیکن جب جناب فاطمہ سلام اللہ علیہا کا نور آپ سلام اللہ علیہا کے شکم مبارک میں منتقل ہوگیا۔ اس کے بعد جب کبھی بھی پیغمبر اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم گھر سے باہر تشریف لے جاتے تھے تو جناب فاطمہ سلام اللہ علیہا شکم کے اندر سے ہی آپ سلام اللہ علیہا سے گفتگو کیا کرتی تھیں۔ جس سے آپ سلام اللہ علیہا کو سکون اور راحت نصیب ہوتی تھی۔ ایک دن رسول اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اپنے گھر میں داخل ہوتے ہوئے دیکھا کہ جنابِ خدیجہ سلام اللہ علیہا کسی سے باتوں میں مشغول ہیں آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے پوچھا:

''اے خدیجہ سلام اللہ علیہا تم کسی سے گفتگو کر رہی ہو؟ انھوں نے کہا: یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم جب میں گھر میں اکیلی ہوتی ہوں تو میرے شکم میں موجود بچہ مجھ سے باتیں کرتا ہے''۔ یہ سن کر آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم مسکرائے اور فرمایا:

''اے خدیجہ سلام اللہ علیہا! جبرائیل علیہ السلام نے مجھے یہ خبر دی ہے کہ یہ میری بیٹی ہے اور یہ طاہرہ ومطہرہ ہے اور خداوند عالم نے مجھے یہ حکم دیا ہے کہ اس کا نام فاطمہ سلام اللہ علیہا رکھنا اور خداوند عالم اس کی نسل میں ایسے ہادی پیدا کرے گا جن سے مومنین ہدایت حاصل کریں گے''۔

ولادت حضرت فاطمہ زہرا سلام اللہ علیہا

جناب فاطمہ سلام اللہ علیہا کی ولادت ۲۰ جمادی الثانی کو پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی ولادت کے ۴۵ سال بعد ہوئی تھی۔ جب جناب زہرا سلام اللہ علیہا کی ولادت کا وقت قریب آ گیا تو جناب خدیجہ سلام اللہ علیہا نے قریش کی عورتوں کو اس نازک گھڑی میں مدد کے لئے بلایا لیکن انھوں نے صاف منع کر دیا اور کہا کہ چونکہ تم نے ہمارا کہا نہیں مانا ہے اور ابوطالب علیہ السلام کے یتیم بھتیجے حضرت محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے شادی کر لی ہے جن کے پاس نہ دولت ہے نہ کوئی سرمایہ لہذا ہم تمہارے یہاں نہیں آ سکتے اور نہ ہی ہمیں تم سے کوئی مطلب ہے، جس سے جناب خدیجہ سلام اللہ علیہا کو شدید ملال ہوا، اتنے میں آپ سلام اللہ علیہا نے دیکھا کہ چار بلند قامت بیبیاں آئیں جو بالکل بنی ہاشم کی خواتین کی طرح ہیں۔ آپ سلام اللہ علیہا انھیں دیکھ کر گھبرا گئیں۔ ان بیبیوں میں حضرت سارہ سلام اللہ علیہا، حضرت مریم سلام اللہ علیہا، حضرت آسیہ سلام اللہ علیہا اور حضرت کلثوم سلام اللہ علیہا جناب موسیٰ بن عمران علیہ السلام کی بہن تھیں۔

جب جناب فاطمہ سلام اللہ علیہا کی ولادت ہوئی تو آپ سلام اللہ علیہا کے جسم اطہر سے ایسا نور چمکا جس کی روشنی مکہ کے گھر گھر میں پہنچ گئی۔ بی بی سلام اللہ علیہا کو آبِ کوثر سے غسل دیا گیا اور دو سفید کپڑے لے کر ایک میں شہزادی کو لپیٹا گیا اور دوسرے کو مقنعہ کی طرح آپ کے سر پر باندھ دیا گیا۔ پھر جناب فاطمہ سلام اللہ علیہا نے کلمہ پڑھتے ہوئے اللہ تعالیٰ کی وحدانیت، پیغمبر اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی نبوت اور مولائے کائنات علی علیہ السلام کی امامت کا اقرار کیا۔ پھر بیبیوں میں سے ہر ایک کا نام لے کر ان کو سلام کیا اور پھر جناب خدیجہ سلام اللہ علیہا نے مسکراتے ہوئے بچی کو اپنی آغوش میں لے کر اسے اپنے سینے سے لگا لیا۔

حضرت فاطمہ زہرا سلام اللہ علیہا کا مختصر تعارف

شہزادی کائنات حضرت فاطمہ زہرا سلام اللہ علیہا حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اور جناب خدیجہ سلام اللہ علیہا بنت خویلد کی بیٹی ہیں۔ آپ سلام اللہ علیہا نے تاریخ بشریت کے سب سے زیادہ عظیم المرتبت والدین کی آغوش میں آنکھ کھولی۔ نیز جس طرح آپ سلام اللہ علیہا کے والدِ گرامی نے تاریخ کا رخ موڑا اور انسانیت کو جس برق رفتاری سے راہِ ترقی پر گامزن فرمایا اس کی مثال دنیائے بشریت میں کہیں نظر نہیں آتی ہے۔ اسی طرح اہل تاریخ نے آپ سلام اللہ علیہا کی والدہ گرامی جیسی جری دل اور بے لوث کسی دوسری خاتون کا تذکرہ بھی نہیں کیا جنہوں نے نورِ ہدایت کے بدلے اپنے عظیم الشان شوہر نامدار کے قدموں پر اپنی ساری دولت نچھاور کردی۔ آپ سلام اللہ علیہا نے ایسے گھر میں پرورش پائی جو آپ سلام اللہ علیہا کے والد گرامی کی شفقتوں اور مہربانیوں سے معمور تھا جبکہ ان کے کاندھوں پر نبوت کا ایسا بارگراں تھا جس کو برداشت کر لینا پہاڑوں کے بس کی بھی بات نہ تھی۔ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم جہاں بھی کہیں تشریف لے جاتے قریش اور ان کے بچے یا نوکر چاکر ہر جگہ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی گھات لگائے ہوئے دکھائی دیتے۔ حضرت فاطمہ زہرا سلام اللہ علیہا اپنی کمسنی کے باوجود ان تمام باتوں کا مشاہدہ فرماتی تھیں۔ نیز آپ سلام اللہ علیہا ان کمر شکن مصائب و آلام کا بوجھ ہلکا کرنے کے لئے اپنی والدہ کا ہاتھ بٹاتی رہیں۔ شہزادی کائنات سلام اللہ علیہا نے اپنی کمسنی سے ہی تبلیغ رسالت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی آزمائشوں میں زندگی کا آغاز کیا حتی کہ اپنے والد اور والدہ نیز دوسرے بنی ہاشم کے ساتھ شعب ابو طالب علیہ السلام میں اقتصادی اور سماجی محاصرہ کو بھی دیکھا۔ جب کہ محاصرہ کی شروعات میں آپ سلام اللہ علیہا کی عمر دو سال سے زیادہ نہیں تھی۔

تین سال تک جاری رہنے والا یہ تلخ محاصرہ اٹھا ہی تھا کہ آپ سلام اللہ علیہا کی شفیق والدہ گرامی اور آپ سلام اللہ علیہا کے بابا کے مہربان چچا حضرت ابو طالب علیہ السلام کی وفات ہوگئی۔ اس وقت آپ سلام اللہ علیہا کی عمر مبارک چھ سال بھی

نہیں ہوئی تھی۔ آپ سلام اللہ علیہا ان مشکل لمحات میں اپنے والد کو تسلی دیتی تھیں اور ان کی تنہائی میں ایک مونسِ غم ہونے کے ساتھ ساتھ قریش کے مظالم کو برداشت کرنے میں ہر طرح سے رسالت کی شریک کار تھیں۔

آپ سلام اللہ علیہا حضرت علی علیہ السلام کی زوجہ اور اہل جنت کے سید و سردار، فرزندانِ رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم یعنی دو عظیم المنزلت ائمہ امام حسن علیہ السلام اور امام حسین علیہ السلام اور جناب زینب سلام اللہ علیہا و اُم کلثوم سلام اللہ علیہا جیسی مجاہدہ و صابرہ بیٹیوں کی والدہ گرامی بھی ہیں۔ آپ سلام اللہ علیہا کے ایک اور فرزند جناب محسن آپ سلام اللہ علیہا کے والد گرامی کی وفات کے بعد آپ سلام اللہ علیہا کے گھر کی حرمت کی پامالی کے وقت شکم میں ہی شہید ہو گئے اور اس طرح اپنے والد بزرگوار کی وفات کے بعد اس مجاہدہ بی بی نے رسالت الھیہ کی حفاظت کے لیے راہ خدا میں سب سے پہلے قربانی پیش فرمائی۔ بالآخر اس تلخ ترین جہاد کے بعد آپ سلام اللہ علیہا ہی سب سے پہلے آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے ملحق ہوئیں۔ مگر اس عرصہ میں مشرکین اور منافقین کی بربریت کے خلاف سیسہ پلائی ہوئی دیوار بن گئیں۔ آپ سلام اللہ علیہا مکہ مکرمہ میں آٹھ سال اور مدینہ میں دس سال رہیں اور اپنے والد گرامی کے بعد ۷۵ یا ۹۵ دن تک زندہ رہیں اور اس دنیا سے رخصت ہو گئیں۔

لہٰذا آپ سلام اللہ علیہا کی مقدس و مطہر بارگاہ میں ہدیہ سلام پیش ہے اس دن جب آپ سلام اللہ علیہا دنیا میں تشریف لائیں، جب جام شہادت نوش فرمایا اور جس دن زندہ اٹھائی جائیں گی اور عظمت و جلالت، شرف و منزلت اور کرامت و بزرگی کا ہر جامہ آپ سلام اللہ علیہا کے زیب تن ہوگا۔

شہزادی کائنات سلام اللہ علیہا قرآن مجید کی روشنی میں

جن لوگوں نے حق کی راہ میں قربانی دی ہے قرآن مجید کی آیتوں میں ان کی تجلیل و تعظیم کے ساتھ ساتھ انکی مدح وثناء بھی ہوئی ہے، چناچہ ان آیتوں کی تلاوت کا سلسلہ قیامت تک جاری رہے گا۔ جن آیات کا تعلق حضرت فاطمہ سلام اللہ علیہا سے ہے ان میں سے چند یہ ہیں:

ا۔کوثر رسالت:

سورہ کوثر کی آخری آیت کی شان نزول کے بارے میں جو تفصیلات ذکر ہوئی ہیں ان سے یہ بات بالکل عیاں ہو جاتی ہے کہ اس خیر کثیر کا تعلق کثرتِ نسل اور اولاد سے ہے۔ آج پوری دنیا جانتی ہے کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی نسل طیبہ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی اکلوتی بیٹی حضرت فاطمہ سلام اللہ علیہا سے ہی چلی ہے جس کا تذکرہ حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی بعض احادیث میں بھی موجود ہے۔

چونکہ یہ سورہ اس شخص کے جواب میں نازل ہوئی ہے جس نے آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو بے اولاد ہونے کا طعنہ دیا تھا لہذا اس کے معنی یہ ہیں کہ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو ایسی نسل عطا کی گئی ہے جو ہمیشہ باقی رہے گی۔ چناچہ آپ خود دیکھ سکتے ہیں کہ اس پورے عرصے میں اہلبیت علیہم السلام کی نسل سے تعلق رکھنے والوں کا کس طرح قتل عام کیا گیا ہے؟ پھر بھی دنیا ان سے بھری ہوئی ہے۔ جبکہ بنی امیہ کا کوئی نام لینے والا بھی نہیں ہے۔

۲۔حضرت فاطمہ زہرا سلام اللہ علیہا سورہ دہر میں:

ایک روز امام حسن علیہ السلام اور امام حسین علیہ السلام مریض ہوئے اور رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کچھ لوگوں کے ساتھ ان کی

عیادت کرنے گئے تو آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: اے علی علیہ السلام تم اپنے ان دونوں بیٹوں کی شفاء کے لیے کچھ نذر کرلو! چناچہ حضرت علی علیہ السلام اور بی بی فاطمہ سلام اللہ علیہا اور آپ کی کنیز فضہ سلام اللہ علیہا نے یہ نذر کی کہ اگر یہ دونوں شہزادے شفایاب ہوگئے تو ہم تین روزے رکھیں گے۔ چنانچہ جب دونوں شہزادے بالکل شفایاب ہوگئے اور روزے رکھنا کا وقت آیا تو گھر میں کھانے کو کچھ نہ تھا۔تینوں دن حضرت علی علیہ السلام قرض لے کر جو کا آٹا لائے جو جناب فاطمہ سلام اللہ علیہا کو پیش کیا اور آپ سلام اللہ علیہا نے اس سے پانچ روٹیاں پکائیں۔تینوں ہی دن افطار کے وقت بالترتیب مسکین، یتیم اور اسیر آئے اور سدادی کہ اے حضرت محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے اہل بیت! آپ حضرات کی خدمت میں سلام عرض ہے، ہمیں کھانا عطا فرمائیے ۔اللہ تعالیٰ آپ علیہم السلام کو جنت کے کھانوں سے سیراب فرمائے گا۔تینوں دن سب نے ایثار کا مظاہرہ کرتے ہوئے اپنی تمام روٹیاں سائلوں کو دے دیں اور پانی ونمک سے افطار کرلیا۔آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم جب اپنی بیٹی کے گھر تشریف لائے تو دیکھا کہ امام حسن علیہ السلام اور امام حسین علیہ السلام بھوک کی شدت سے لرز رہے ہیں، بی بی علیہا السلام مشغولِ عبادت ہیں اور ان کا پیٹ کمر سے ملا ہوا ہے اور آنکھیں اندر دھنس چکی تھیں۔ یہ دیکھ کر آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو تکلیف ہوئی، تب حضرت جبرائیل علیہ السلام آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے اور فرمایا:

''اے محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم! آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو مبارک ہو، یہ لیجیے خداوند عالم نے آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے اہل بیت علیہم السلام کے بارے میں مبارک باد پیش کی ہے۔ پھر انھوں نے سورہ دہر کی تلاوت فرمائی۔

﴿یہی وہ حضرات ہیں جو کھانے کی ضرورت کے موقع پر اپنے اوپر دوسروں کو ترجیح دیتے ہیں۔ چاہے اس کی وجہ سے انھیں دشواریوں کا سامنا ہی کیوں نہ کرنا پڑے اور وہ صرف خدا کی مرضی اور خوشی کے لیے کھانا کھلاتے ہیں اور ان سے کسی قسم کے شکریہ اور بدلہ کے خواہشمند نہیں رہتے۔یہی وہ حضرات ہیں جنہوں نے خدا کے لیے صبر وعمل سے کام لیا ہے۔﴾

۳۔ حضرت فاطمہ زہرا سلام اللہ علیہا آیت تطہیر میں

آیت تطہیر رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر اس وقت نازل ہوئی جب آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ام سلمیٰ رض کے گھر میں تشریف فرما تھے اور آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اپنے دونوں نواسوں حسن علیہ السلام و حسین علیہ السلام اور ان کے والد اور والدہ کو اپنے پاس بٹھا کر اپنے اور ان کے اوپر ایک چادر ڈال دی تا کہ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی ازواج اور دوسرے لوگ ان سے بالکل علیحدہ ہو جائیں پھر یہ آیت نازل ہوئی۔

﴿اِنَّمَا یُرِیۡدُ اللّٰہُ لِیُذۡہِبَ عَنۡکُمُ الرِّجۡسَ اَہۡلَ الۡبَیۡتِ وَ یُطَہِّرَکُمۡ تَطۡہِیۡرًا﴾

''اے اہلبیت علیہم السلام اللہ کا ارادہ یہ ہے کہ تم سے رجس اور گندگی کو دور رکھے اور تمہیں اسی طرح پاک رکھے جو پاک و پاکیزہ رکھنے کا حق ہے''۔(۱)

پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اسی پر اکتفا نہیں کیا بلکہ چادر سے اپنے ہاتھ باہر نکال کر آسمان کی طرف بلند کئے اور یہ دعا فرمائی: ''بارالہا: یہ میرے اہل بیت ہیں لہذا تو ان سے رجس کو دور رکھنا اور انھیں پاک و پاکیزہ رکھنا''۔

جناب ام سلمیٰ رض یہ منظر اپنی آنکھوں سے دیکھ رہی تھیں اور حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی آواز بھی سن رہی تھیں اس لیے وہ بھی یہ کہتی ہوئی چادر کی طرف بڑھیں! اے اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کیا میں بھی آپ حضرات کے ساتھ ہوں؟ تو فرمایا: ''نہیں تم ان کے ساتھ نہیں ہو لیکن تم خیر پر ہو!''

۴۔ حضرت فاطمہ زہرا سلام اللہ علیہا آیہ مباہلہ میں

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے مباہلہ کیلئے عورتوں کی جگہ صرف اپنی پارۂ جگر فاطمہ سلام اللہ علیہا اور بیٹوں میں اپنے نواسوں

---

۱) ﴿سورہ احزاب (۳۳): آیت ۳۳﴾

حسنین علیہما السلام اور نفسوں میں صرف علی علیہ السلام کو ساتھ میں لیا جو آپ صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم کے لیے ویسے ہی تھے جیسے حضرت موسیٰ علیہ السلام کے لیے ہارون علیہ السلام اور عیسائیوں سے مباہلہ کرنے کے لیے تشریف لے گئے اور صرف یہی حضرات علیہم السلام آیہ مباہلہ کے مصداق ہیں۔ جب عیسائیوں ان لوگوں کو دیکھا تو ان کے بزرگ نے کہا ''! اے میرے ساتھیو! میں ان چہروں کو دیکھ رہا ہوں کہ اگر یہ خدا سے پہاڑ کو اپنی جگہ سے ہٹانے کی دعا کریں تو وہ اسے وہاں سے ہٹا دے گا۔ لہٰذا ان سے مباہلہ نہ کرنا ورنہ مارے جاؤ گے اور قیامت تک روئے زمین پر کسی عیسائی کا نام و نشان باقی نہیں رہے گا''۔

شہزادی کونین سلام اللہ علیہا سید المرسلین صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی نگاہ میں

رسول اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا!

''ان اللہ لیغضب لغضب فاطمة ویرضی لرضا ھا''

ترجمہ: ''بے شک اللہ تعالیٰ فاطمہ سلام اللہ علیہا کی ناراضگی سے ناراض اوران کے خوش ہوجانے سے راضی ہوجاتا ہے''

''فاطمة بضعة منی من اذاھا فقد اذانی ومن احبھا فقد احبنی''

ترجمہ: فاطمہ سلام اللہ علیہا میرا ٹکڑا ہے جس نے اسے تکلیف پہنچائی اس نے مجھے تکلیف دی ہے اور جس نے اس سے محبت رکھی اس نے مجھ سے محبت رکھی ہے۔

''فاطمة قلبی وروحی التی بین جنبیّ''

ترجمہ:: ''فاطمہ سلام اللہ علیہا میرا دل اور میرے دونوں پہلوؤں کے درمیان موجود میری روح ہے''

''فاطمة سیدة نساء العالمین''

ترجمہ: ''فاطمہ سلام اللہ علیہا عالمین کی عورتوں کی سردار ہیں''

اس قسم کی کئی روایات رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے کثرت کے ساتھ مروی ہیں جو آیت قرآنی کی رو سے اپنی خواہش سے کوئی کلام ہی نہیں کرتے تھے، نیز رشتہ داری یا دوسری وجوہات سے بالکل متاثر نہیں ہوتے تھے۔

حضرت فاطمہ زہرا سلام اللہ علیہا کی شخصیت کے نمایاں نقوش

شہزادی کائنات سلام اللہ علیہا کے اذکار کا دائرہ کائنات میں نور کی پہلی کرن پھوٹنے سے لے کر آپ سلام اللہ علیہا کی فانوسِ حیات کی روشنی کے گل ہونے والے لمحات کے درمیان موجود وسعتوں سے کہیں بڑھ کر ہے۔ ایک عورت کے لیے جتنے فضائل و کمالات ضروری ہیں جیسے انسانیت، عفت، پاکدامنی، اور کرامت وغیرہ کو شہزادی سلام اللہ علیہا نے اپنے کردار و عمل کی شکل میں بالکل مجسم کر کے پیش کر دیا۔

۱۔ علم و معرفت

جناب فاطمہ زہرا سلام اللہ علیہا کے لیے وحی و نبوت کے گھرانے میں جنم لینا ہی آپ کے حامل علم لدنی ہونے کا ثبوت ہے۔ نشرِ علم کی راہ میں آپ کی کی جہدِ مسلسل نے آپ سلام اللہ علیہا کو بزرگ ترین راویاتِ حدیث اور سنتِ مطہرہ کی حاملات میں سرفہرست لا کھڑا کیا ہے۔ مصحفِ فاطمہ سلام اللہ علیہا نام کی کتاب آپ سلام اللہ علیہا کی میراث کے طور پر آپ کے فرزندوں میں ائمہ معصومین علیہم السلام تک یکے بعد دیگرے منتقل ہوتی رہی ہے۔ آپ سلام اللہ علیہا کی بلندی فکر اور وسعتِ علم کا اندازہ آپ کے ان ہی دو خطبات سے لگایا جا سکتا ہے جو آپ سلام اللہ علیہا نے رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی وفات کے بعد بالکل برجستہ ارشاد فرمائے تھے۔ جن میں ایک خطبہ تو مسجد بنوی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم میں بڑے بڑے صحابہ کے درمیان تھا اور دوسرا خطبہ اپنے گھر میں ارشاد فرمایا تھا اور یہ دونوں خطبے آج تک آپ سلام اللہ علیہا کی فکر کی گہرائی، تقاضائے وسعت نظر، منطقی قوتِ استدلال اور نااہل ہاتھوں میں امت کی باگ دوڑ پہنچ جانے کے بعد رونما ہونے والے واقعات کی پیشن گوئیوں کا بہترین شاہکار ہیں۔

۲۔اخلاقِ کریمہ

جناب سیدہ کونین سلام اللہ علیہا نیک سیرت، پاک باطن، شریف النفس، خوش صفات، بہادر، خود پسندی سے بیزار، اور غرور و تکبر سے دور تھیں۔ آپ سلام اللہ علیہا حوصلہ مند، بے حد بردبار، صاحبِ وقار و متانت، مہربان، پختہ رائے کی مالک اور پاکدامن تھی۔ آپ سلام اللہ علیہا برائیوں سے دور، خیر و خیرات کی طرف مائل، امانتدار، دل و زبان کی سچی، عفت و پاکدامنی کی آخری بلندی پر فائز، پاکدامن، اور ایسی پاکیزہ نظر خاتون تھیں جس پر خواہشات نفسانی کا ذرہ برابر اثر نہ ہوتا تھا اور ایسا کیوں نہ ہو، آپ سلام اللہ علیہا تو نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ان اہلبیت علیہم السلام میں شامل ہیں جن کو خداوند عالم نے ہر برائی اور گندگی سے دور رکھا ہے۔ آپ سلام اللہ علیہا بے حد زاہدہ اور قناعت پسند تھیں۔ آپ سلام اللہ علیہا جانتی تھیں کہ لالچ سے دل مردہ ہوتا ہے کام بگڑ جاتے ہیں۔ آپ سلام اللہ علیہا سے ہی دنیا والوں نے یہ سبق سیکھا ہے کہ بلاؤں پر صبر اور آسائشوں میں ذکر خدا کیسے ہوتا ہے اور قضا و قدرِ الٰہی پر کس طرح راضی رہا جاتا ہے۔

۳۔سخاوت وایثار

جود و سخا کے میدان میں آپ سلام اللہ علیہا اپنے پدر بزرگوار کے نقش پر گامزن رہیں اس لیے کہ آپ سلام اللہ علیہا نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے یہ سن رکھا تھا کہ:

”سخاوت کرنے والا اللہ سے، لوگوں سے اور جنت سے قریب اور جہنم سے دور ہوتا ہے اور اللہ تعالیٰ خود بھی جواد ہے اور سخاوت کرنے والے سے محبت کرتا ہے“۔

یہی وجہ ہے کہ شہزادی کائنات سلام اللہ علیہا اپنے والد کی پیروی میں ایثار و قربانی کے ہر مرحلہ میں آگے نظر آتی ہیں جس کا اندازہ اس بات سے بخوبی لگایا جاسکتا ہے کہ آپ سلام اللہ علیہا نے اپنی شادی کا جوڑا بھی سائل کو عطا فرما دیا تھا۔ یہ واقعہ آپ سلام اللہ علیہا کے عظیم جود و ایثار کی بہترین عکاسی کرتا ہے۔

۴۔ایمان اوراطاعت الٰہی

قرآن کریم نے سورہ دہر میں شہزادی کونین سلام اللہ علیہا کے کمالِ اخلاص، مشیتِ الٰہی، خدا، اور آخرت پر آپ سلام اللہ علیہا کے اس ایمانِ کامل کی شہادت دی ہے جو ہر ایک کے لیے نمونہ عمل ہے اسی طرح حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے آپ سلام اللہ علیہا کے بارے میں گواہی دی:

''خدا نے میری بیٹی فاطمہ زہرا سلام اللہ علیہا کے دل اور اعضاء وجوارح کو ایمان سے پُر کر دیا ہے جس کی وجہ سے انہوں نے خود کو اطاعت الٰہی کے لیے وقف کر دیا ہے''۔

جب فاطمہ زہرا سلام اللہ علیہا محرابِ عبادت میں اپنے پرورد گار کے سامنے کھڑی ہوتیں تو ان کا نور آسمان کے فرشتوں کو اسی طرح چمکتا ہوا دکھائی دیتا جس طرح زمین والوں کے لیے ستارے چمکتے دکھائی دیتے۔

حسن بصری نے کہا ہے کہ ''اس امت میں فاطمہ سلام اللہ علیہا سے زیادہ عبادت گزار کوئی نہیں گزرا''۔ آپ سلام اللہ علیہا اس قدر عبادت کرتی تھیں کہ پیروں میں ورم آجاتا تھا''۔

۵۔آپ سلام اللہ علیہا کا اپنے والد کے ساتھ اندازِ محبت

جس طرح جناب سیدہ سلام اللہ علیہا نے اپنے پدر بزرگوار کا پیار پایا تھا اسی طرح آپ سلام اللہ علیہا بھی اپنے پدر بزرگوار کے ساتھ بہترین حسنِ سلوک سے پیش آتی تھیں۔ان کے آرام وسکون کا خیال رکھتی تھیں۔اپنے والد گرامی کی خوشی وآرام کے تمام وسائل فراہم کرتی تھیں مثلاً آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے نہانے کے لیے پانی بھرنا، آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے کھانے کا انتظام کرنا اور کپڑے دھونا آپ سلام اللہ علیہا کا معمول تھا۔حتی کہ آپ سلام اللہ علیہا دوسری خواتین کے ساتھ میدان جنگ میں کھانا اور پانی پہنچانے کا کام بھی سرانجام دیتی تھیں۔زخمیوں کو پانی پلاتیں اور ان کی مرہم پٹی بھی کرتی تھیں۔

بی بی فاطمہ سلام اللہ علیہا سے رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اس قدر محبت کرتے کہ تھے اکثر فرمایا کرتے تھے:

''فاطمة ام ابيها''

ترجمہ: ''فاطمہ سلام اللہ علیہا اپنے باپ کی ماں ہیں''۔

بی بی فاطمہ سلام اللہ علیہا کے خطبات

پہلا خطبہ مسجدِ نبوی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم میں

جب شہزادی سلام اللہ علیہا کو یہ اطلاع ملی کہ اربابِ خلافت نے یہ طے کرلیا ہے کہ ان کو فدک سے محروم ہی رکھا جائے تو آپ سلام اللہ علیہا نے مسجد میں جا کر اپنی مظلومیت کا اعلان کیا اور لوگوں کے درمیان ایک تاریخی خطبہ ارشاد فرمایا۔ آپ سلام اللہ علیہا نے اس انداز سے اپنے سلسلہ کلام کا آغاز کیا:

" ساری تعریف اللہ کے لئے ہے اس کے انعام پر، اس کا شکر ہے اس کے الہام پر، وہ قابلِ ثناء ہے کہ اس نے بے طلب نعمتیں دیں اور مکمل نعمتیں دیں اور مسلسل احسانات کئے جو ہر شمار سے بالاتر، معاوضہ سے دور اور ادراک سے بلند ہیں۔ بندوں کو دعوت دی کہ شکر کے ذریعے نعمتوں میں اضافہ کرائیں، پھر ان نعمتوں کو مکمل کر کے مزید حمد کا مطالبہ کیا اور انہیں دہرا دیا۔

میں شہادت دیتی ہوں کہ خدا وحدہ لاشریک ہے اور اس کلمہ کی اصل اخلاص ہے، اس کے معنی دلوں سے وابستہ ہیں، اس کا مفہوم فکر کو روشنی دیتا ہے۔ وہ خدا وہ ہے کہ آنکھوں سے جس کی رؤیت، زبان سے تعریف اور خیال سے کیفیت کا بیان محال ہے۔ اس نے چیزوں کو بلا کسی مادہ اور نمونہ کے پیدا کیا ہے، صرف الٰہی قدرت اور مشیت کے ذریعے۔ اسے نہ تخلیق کے لیے نمونہ کی ضرورت تھی نہ تصویر میں کوئی فائدہ تھا سوائے اس کے اپنی حکمت کو مستحکم کر دے اور لوگ اس کی اطاعت کی طرف متوجہ ہو جائیں، اس کی قدرت کا اظہار ہو اور بندے اس کی بندگی کا اظہار کریں۔ تقاضائے عبادت کرے تو اپنی دعوت کو تقویت دے۔ اس نے اطاعت پر ثواب اور معصیت پر عذاب رکھا تا کہ لوگ اس کے غضب سے دور

ہوں اور جنت کی طرف کھنچ کر آئیں۔

میں شہادت دیتی ہوں کہ میرے والد حضرت محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اللہ کے بندے اور وہ رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ہیں جن کو بھیجنے سے پہلے چنا گیا اور بعثت سے پہلے منتخب کیا گیا۔ اس وقت جب مخلوقات پردہ غیب میں پوشیدہ اور حجاب عدم میں محفوظ اور انتہائے عدم سے مقرون تھیں، آپ مسائل امور اور حوادث زمانہ اور مقدرات کی مکمل معرفت رکھتے تھے۔ اللہ نے آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو بھیجا تاکہ خدا کے امر کی تکمیل کریں، حکمت کو جاری کریں اور حتمی مقرر ارت کو نافذ کریں مگر آپ نے دیکھا کہ امتیں مختلف ادیان میں تقسیم ہیں۔ آگ کی پوجا، بتوں کی پرستش او خدا کے جان بوجھ کر انکار میں مبتلا ہیں۔ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ظلمتوں کو روشن کیا، دل کی تاریکیوں کو مٹایا، آنکھوں سے پردے اٹھائے، ہدایت کے لئے قیام کیا، لوگوں کو گمراہی سے نکالا، اندھے پن سے بابصیرت بنایا، دین مستحکم اور صراطِ مستقیم کی دعوت دی۔ اس کے بعد اللہ نے انتہائی شفقت، مہربانی اور رغبت کے ساتھ انہیں بلالیا۔ اب وہ اس دنیا کے مصائب سے راحت میں ہیں۔ ان کے گرد ملائکہ ابرار اور رضائے الٰہی ہے اور سر پر رحمت خدا کا سایہ۔ خدا میرے اس باپ پر رحمت نازل کرے جو اس کا نبی، وحی کا امین، مخلوقات میں منتخب، مصطفیٰ اور مرتضیٰ تھا۔ اس پر سلام و رحمت و برکت خدا ہو۔

بندا گانِ خدا! تم اس کے حکم کا مرکز، اس کے دین و وحی کے حامل، اپنے نفس پر اللہ کے امین، اور امتوں تک اس کے پیغام رساں ہو۔ تمہارا خیال ہے کہ تمہارا اس پر کوئی حق ہے حالانکہ تم میں اس کا وہ عہد موجود ہے جسے اس نے بھیجا ہے اور وہ بقیہ ہے جسے اس نے اپنی خلافت دی ہے، وہ خدا کی کتاب ناطق، قرآن صادق، نورِ ساطع اور ضیائے روشن ہے، جس کی بصیرتیں بیّن اور اسرار واضح، ظواہر منور، اتباع قابل رشک، قائد رضاء الٰہی اور سماعت ذریعہ نجات ہے۔

اس کے بعد خدا نے ایمان کو شرک سے تطہیر، نماز کو تکبر سے پاکیزگی، زکوۃ کو نفس کی صفائی اور رزق

کی زیادتی، روزہ کو خلوص کا استحکام، حج کو دین کی تقویت، عدل کو دلوں کی تنظیم، ہماری اطاعت کو ملت کا نظام، ہماری امامت کو تفرقہ سے امان، جہاد کو اسلام کی عزت، صبر کو طلب اجر کا معاون، امر بالمعروف کو عوام کی مصلحت، والدین کے ساتھ حسنِ سلوک کو عذاب سے تحفظ، صلہ رحم کو عدد کی زیادتی، قصاص کو خون کی حفاظت، ایفائے نذر کو مغفرت کا وسیلہ، ناپ تول کو فریب دہی کا توڑ، حرمت شراب خوری کو رجس سے پاکیزگی، تہمت سے پرہیز کو لعنت سے محافظت اور چوری کے ترک کرنے کو عفت کا سبب قرار دیا، اس نے شرک کو حرام کیا تاکہ ربوبیت سے اخلاص پیدا ہو۔ اب جب ایسا ہے تو ''پرہیز گاری اختیار کرو۔ جو اس کی شان کے لائق ہے اس کو انجام دو اور اس کی مخالفت سے پرہیز کرو۔ کوشش کرو کہ دنیا سے رخصت ہوتے وقت مسلمان رہو''۔ امرِ الٰہی میں خدا کی اطاعت کرو۔ علم و دانش کا راستہ اختیار کرو کیونکہ ''اللہ سے صرف صاحبانِ علم و معرفت ہی خوف رکھنے والے ہوتے ہیں'' (۱)۔

لوگو: یہ جان لو کہ میں فاطمہ علیہا السلام ہوں، اور میرے باپ مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ہیں۔ یہی اوّل و آخر کہتی ہوں اور نہ غلط کہتی ہوں نہ بے ربط۔ وہ تمھارے پاس رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم بن کر آئے، ان پر تمہاری زحمتیں شاق تھیں، وہ تمہاری بھلائی کے خواہاں اور صاحبانِ ایمان کے لئے رحیم و مہربان تھے۔ اگر تم انھیں اور ان کی نسبت کو دیکھو تو تمام عرب میں صرف میرے باپ، اور تمام مردوں میں صرف میرے ابنِ عم کو ان کا بھائی پاؤ گے، اور اس نسبت کا کیا کہنا!

میرے پدر بزرگوار نے مشرکین سے بے پرواہ ہو کر، کھل کر پیغام خدا کو پہنچایا۔ ان کی گردنوں کو پکڑ کر اور ان کے سرداروں کو مار کر دینِ خدا کی طرف حکمت اور موعظہ حسنہ کے ساتھ دعوت دی۔ وہ مسلسل بتوں کو توڑ رہے تھے اور مشرکین کے سرداروں کو سرنگوں کر رہے تھے۔ یہاں تک کہ مشرکین کو شکست ہوئی اور وہ پیٹھ پھیر کر بھاگ گئے۔ رات کی صبح ہوگئی، حق کی روشنی ظاہر ہوگئی، دین کا ذمہ دار گویا

---

۱) ﴿فاطر (۳۵): ۲۸﴾

ہو گیا، شیاطین کے ناطقے گنگ ہو گئے، نفاق تباہ ہوا، کفر و افتراء کی گرہیں کھل گئیں اور تم لوگوں نے کلمۂ اخلاص کو ان روشن چہرہ، فاقہ کش لوگوں سے سیکھ لیا، جن سے اللہ نے رجس کو دور رکھا ہے اور انھیں حقِ طہارت عطا کیا ہے۔ تم جہنم کے کنارے پر تھے میرے باپ نے تم کو بچایا۔ تم ہر لالچی کے لئے مالِ غنیمت اور ہر زود کار کے لئے چنگاری تھے، ہر پیر کے نیچے پامال تھے، گندہ پانی پیتے تھے، پتے چباتے تھے، ذلیل اور پست تھے، ہر وقت چاروں طرف سے حملہ کا اندیشہ تھا لیکن خدا نے میرے باپ محمد صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم کے ذریعہ تمھیں ان تمام مصیبتوں سے بچا لیا۔

خیر ان تمام باتوں کے بعد بھی جب عرب کے نامور سرکش بہادر اور اہل کتاب کے باغی افراد نے جنگ کی آگ بھڑکائی تو خدا نے اسے بجھا دیا۔ شیطان نے سینگ نکالی یا مشرکوں نے منھ کھولا تو میرے باپ نے اپنے بھائی کو ان کے حلق میں ڈال دیا اور وہ اس وقت تک نہیں پلٹے جب تک ان کے کانوں کو کچل نہیں دیا اور ان کے شعلوں کو آبِ شمشیر سے بجھا نہیں دیا۔ وہ اللہ کے معاملہ میں زحمت کش اور جدوجہد کرنے والے تھے اور تم عیش کی زندگی، آرام، سکون اور چین کے ساتھ گذار رہے تھے، ہماری مصیبتوں کے منتظر اور ہماری خبرِ بد کے خواہاں تھے۔ تم لڑائی سے منہ موڑ لیتے تھے اور میدان جنگ سے بھاگ جاتے تھے۔

پھر جب اللہ نے اپنے نبی صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم کے لئے انبیاء کے گھر اور اصفیاء کی منزل کو پسند کر لیا تو تم میں نفاق کی روشنی ظاہر ہوگئی، چادر دین کہنہ ہوگئی، گمراہوں کا منادی بولنے لگا، گمنام منظر عام پر آ گئے، اہلِ باطل کے دودھ کی دھاریں بہہ بہہ کر تمھارے صحن میں آ گئیں۔ شیطان نے سر نکال کر تمھیں آواز دی تو تمھیں اپنی دعوت کا قبول کرنے والا اور اپنی بارگاہ میں عزت کا طالب پایا۔ تمھیں اٹھایا تو تم ہلکے دکھائی دیئے، بھڑکایا تو غصہ ور ثابت ہوئے، تم نے دوسرے کے اونٹ پر نشان لگا دیا اور دوسرے کے چشمہ پر وارد ہو گئے حالانکہ ابھی زمانہ قریب کا ہے اور زخم کشادہ ہے، جراحت مندمل نہیں ہوئی ہے اور رسول صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم

قبر میں سو بھی نہیں سکے ہیں۔ یہ جلد بازی تم نے فتنہ کے خوف سے کی حالانکہ تم فتنہ ہی میں پڑ گئے اور جہنم تو تمام کفار کو محیط ہے۔

افسوس تم پر، تمھیں کیا ہو گیا ہے، تم کہاں بہک رہے ہو؟ تمھارے درمیان کتابِ خدا موجود ہے ،جس کے امور واضح ،احکام آشکار، علائم روشن، نواہی تابندہ اور اوامر نمایاں ہیں تم نے اسے پس پشت ڈال دیا، کیا اس سے انحراف کے خواہاں ہو یا کوئی دوسرا حکم چاہتے ہو تو یہ بہت برا بدل ہے

''اور جو غیر اسلام کو دین بنائے گا اس سے وہ قبول بھی نہ ہوگا اور آخرت میں خسارہ بھی ہوگا''۔(۱)

اس کے بعد تم نے صرف اتنا انتظار کیا کہ اس کی نفرت ساکن اور مہار ڈھیلی ہو جائے ، پھر آتش جنگ کو روشن کر کے شعلوں کو بھڑ کانے لگے، شیطان کی آواز پر لبیک کہنے اور دین کے انوار کو خاموش کرنے اور سنتِ پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو برباد کرنے کی کوششیں شروع کر دیں۔تم پانی ملے ہوئے دودھ کو بار بار پینے میں اپنی سیری سمجھتے ہو اور رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے اہل واہلبیت علیہم السلام کے لئے پوشیدہ ضرر رسانی کرتے ہو۔ہم تمھاری حرکات پر یوں صبر کرتے ہیں جیسے چھری کی کاٹ اور نیزے کے زخم پر۔

تمھارا خیال ہے کہ میرا میراث میں حق نہیں ہے۔کیا تم جاہلیت کا فیصلہ چاہتے ہو، جب کہ ایمان والوں کے لئے اللہ سے بہتر کوئی حاکم نہیں ہے۔کیا تم نہیں جانتے ہو؟ جی ہاں! تمہارے لئے مہر نیمروز کی طرح روشن ہے کہ میں ان کی پارۂ جگر ہوں۔

اے ابن ابی قحافہ! کیا مجھے ان کی میراث نہ ملے گی، کیا قرآن میں یہی ہے کہ تو اپنے باپ کا وارث بنے اور میں اپنے باپ کی وارث نہ بنوں۔ یہ کیسا افتراء ہے؟

کیا تم نے قصداً کتابِ خدا کو پس پشت ڈال دیا ہے جب کہ اس میں سلیمان علیہ السلام کے وارثِ داؤد علیہ السلام ہونے کا ذکر ہے (۲) اور جناب زکریا علیہ السلام کی یہ دعا ہے: ''خدایا مجھے ایسا ولی دے جو میرا اور آل یعقوب

---

۱) آل عمران (۳):۸۵   ۲) نمل (۲۷):۱۶

کا وارث ہو'' (۱) اور یہ اعلان ہے، ''قرابتدار بعض، بعض سے اولیٰ ہیں'' (۲) اور یہ ارشاد ہے کہ خدا اولاد کے بارے میں تمھیں یہ نصیحت کرتا ہے کہ: ''لڑکے کو لڑکی کا دوگنا ملے گا'' (۳) اور یہ تعلیم ہے کہ: ''مرنے والا اپنے والدین اور اقرباء کے بارے میں وصیت کرے، یہ متقین کی ذمہ داری ہے'' (۴)

اور تمھارا خیال ہے کہ نہ میرا کوئی حق ہے اور نہ میرے باپ کی کوئی میراث ہے اور نہ میری کوئی قرابتداری ہے۔ کیا تم پر کوئی خاص آیت نازل ہوئی ہے جس میں میرا باپ شامل نہیں ہے؟ یا تمھارا کہنا یہ ہے کہ میں اپنے باپ کے مذہب سے الگ ہوں اس لئے وارث نہیں ہوں۔ کیا تم عام وخاصِ قرآن کو میرے باپ اور ان کے ابنِ عم سے زیادہ جانتے ہو۔ خیر ہوشیار ہو جاؤ، آج تمھارے سامنے وہ ستم رسیدہ ہے جو کل تم سے قیامت میں ملے گی جب اللہ حاکم اور محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم طالبِ حق ہوں گے، موعد قیامت کا ہوگا اور ندامت کسی کے کام نہ آئے گی اور ہر چیز کا ایک وقت مقرر ہوگا۔ عنقریب تمہیں معلوم ہو جائے گا کہ کس کے پاس رسوا کن عذاب آتا ہے اور کس پر مصیبت نازل ہوتی ہے۔

(اس کے بعد آپ سلام اللہ علیہا انصار کی طرف متوجہ ہوئیں اور فرمایا)

اے جواں مرد گروہ! ملت کے قوت بازو! اسلام کے انصار!

یہ میرے حق میں چشم پوشی، میری ہمدردی سے غفلت کیسی ہے؟ کیا وہ رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم میرے باپ نہ تھے۔ جنھوں نے یہ کہا تھا انسان کا تحفظ اس کی اولاد میں ہوتا ہے۔ تم نے بہت جلدی خوف زدہ ہو کر یہ اقدام کیا حالانکہ تم میں وہ حق والوں کی طاقت تھی جس کے لئے میں کوشاں ہوں اور وہ قوت بھی جس کی میں طالب اور تگ ودو میں ہوں۔ کیا تمہارا یہ بہانہ ہے کہ رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا انتقال ہو گیا ہے! تو یہ تو بہت بڑا حادثہ رونما ہو گیا ہے، جس کا رخنہ وسیع، شگاف کشادہ، اتصال شگافتہ ہے۔ زمین ان کی غیبت سے

---

۱) ﴿مریم (۱۹):۶﴾ ۳) ﴿النساء (۴):۱۱﴾

۲) ﴿الانفال (۸):۷۵﴾ ۴) ﴿بقرہ (۲):۱۸۰﴾

تاریک، ستارے بے نور، امیدیں ساکن، پہاڑ سرنگوں، حریم زائل اور حرمت برباد ہوگئی ہے۔ یقیناً یہ بہت بڑا حادثہ اور عظیم مصیبت ہے، نہ ایسا کوئی حادثہ ہے اور نہ سانحہ۔ خود قرآن نے تمھارے گھروں میں صبح و شام با آواز بلند تلاوت والحان کے ساتھ اعلان کر دیا تھا کہ

'' اس سے پہلے جو انبیاء پر گذرا وہ اٹل حکم تھا اور حتمی قضا تھی اور یہ بھی ایک رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ہیں جنھیں موت آئے گی تو کیا تم ان کے بعد الٹے پاؤں پلٹ جاؤ گے؟'' ظاہر ہے کہ اس سے اللہ کا کوئی نقصان نہ ہوگا، اور وہ اہلِ شکر کو جزا دے کے رہے گا۔

ہاں اے انصار: کیا تمھارے دیکھتے سنتے اور تمھارے مجمع میں میری میراث ہضم ہو جائے گی؟ تم تک میری آواز بھی پہنچی، تم باخبر بھی ہو، تمھارے پاس اشخاص، اسباب، آلات، قوت، اسلحہ اور سپر سب کچھ موجود ہے۔ لیکن تم نہ میری آواز پر لبیک کہتے ہو، اور نہ میری فریاد کو پہنچتے ہو۔ تم تو مجاہد مشہور ہو، خیر و صلاح کے ساتھ معروف ہو، منتخب روزگار اور سرآمد زمانہ ہو۔ تم نے عرب سے جنگ میں رنج و تعب اٹھایا ہے، امتوں سے ٹکرائے ہو، لشکروں کا مقابلہ کیا ہے۔ ابھی ہم دونوں اس جگہ ہیں جہاں ہم حکم دیتے تھے اور تم فرمانبرداری کرتے تھے۔ یہاں تک کے ہمارے دم سے اسلام کی چکی چلنے لگی۔ زمانہ کا دودھ نکال لیا گیا، شرک کے نعرے پست ہو گئے، افتراء کے فوارے دب گئے، کفر کی آگ بجھ گئی، فتنہ کی دعوت خاموش ہوگئی، دین کا نظام مستحکم ہو گیا، تو اب تم اس وضاحت کے بعد کہاں چلے اور اس اعلان کے بعد کیوں پردہ پوشی کرلی؟ آگے بڑھ کے قدم کیوں پیچھے ہٹا دیئے؟ ایمان کے بعد کیوں مشرک ہوئے جارہے ہو؟ کیا تم اس قوم سے جنگ نہ کرو گے جس نے اپنی قسموں کو عہد کرنے کے بعد توڑا اور رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو نکالنے کی فکر کی اور پہلے تم سے مقابلہ کیا، کیا تم ان سے ڈرتے ہو جب کہ خوف کا مستحق صرف خدا ہے، اگر تم ایمان دار ہو۔

خبردار! میں دیکھ رہی ہوں کہ تم دائمی پستی میں گر گئے اور تم نے بست و کشاد کے صحیح حق دار کو دور

کر دیا، آرام طلب ہو گئے اور تنگی سے وسعت میں آ گئے، جو سنا تھا اسے پھینک دیا اور جو بادلِ نخواستہ نگل لیا تھا اسے اُگل دیا۔ خیر تم کیا اگر ساری دنیا بھی کافر ہو جائے تو اللہ کو کسی کی پرواہ نہیں ہے۔

خیر مجھے جو کچھ کہنا تھا وہ کہہ چکی، تمھاری بے رُخی اور بے وفائی کو جانتے ہوئے جس کو تم لوگوں نے شعار بنالیا ہے۔ لیکن یہ تو ایک دل گرفتگی کا نتیجہ اور غضب کا اظہار ہے، ٹوٹے ہوئے دل کی آواز ہے، ایک اتمام حجت ہے چاہے تو اسے ذخیرہ کرلو۔ مگر یہ پیٹھ کا زخم ہے، پیروں کا گھاؤ ہے۔ ذلت کی بقا اور غضبِ خدا اور ملامتِ دائمی سے موسوم ہے اور اللہ کی اس بھڑکتی آگ سے متصل ہے جو دلوں پر روشن ہوتی ہے۔ خدا تمہارے کرتوت کو دیکھ رہا ہے اور عنقریب ظالموں کو معلوم ہو جائے گا کہ وہ کیسے پلٹائے جائیں گے۔

میں تمہارے اس رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی بیٹی ہوں جس نے عذاب شدید سے ڈرایا ہے۔ اب تم بھی عمل کرو میں بھی عمل کرتی ہوں۔ تم بھی انتظار کرو اور میں بھی وقت کا انتظار کر رہی ہوں۔

آپ سلام اللہ علیہا کا دوسرا خطبہ

سوید بن غفلہ کا بیان ہے کہ جناب فاطمہ سلام اللہ علیہا کے مرض الموت میں انصار و مہاجرین کی عورتوں کی ایک جماعت آپ کی عیادت کے لیے حاضر ہوئی اور آپ سے دریافت کرلیا کہ بنت رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم آپ کا مزاج کیسا ہے تو آپ سلام اللہ علیہا نے حمد پروردگار کے بعد صلوات پڑھی اور پھر صورتِ حال کی یوں وضاحت شروع کی۔

خدا کی قسم میں نے اس حال میں صبح کی ہے کہ میں تمہاری دنیا سے بیزار اور تمہارے مردوں سے ناراض ہوں۔ میں نے لوگوں کو برداشت کرنے کے بعد دور کر دیا ہے اور انھیں پرکھنے کے بعد ان سے ناراض ہوگئی ہوں۔ حیف ہے کہ شمشیریں کند ہو جائے اور سنجیدگی کے بعد یہ تماشے شروع ہو جائیں۔

سر پتھر سے ٹکرائے جائیں، نیزے شگافتہ ہو جائیں اور فکریں بہک جائیں اور خیالات میں نفرتیں پیدا ہو جائیں۔

ان لوگوں نے بہت برا انتظام آخرت کے لیے کیا ہے کہ خدا کو ناراض کیا ہے اور یہ ہمیشہ عذاب میں رہنے والے ہیں۔ یقیناً یہ ذمہ داری ان کی گردن پر ہے اور یہ بوجھ ان کے کاندھے پر ہے۔ اس کا عار انھیں کے سر پر ہے۔ اب تو اونٹ کی ناک کٹ چکی ہے اور وہ زخمی ہو چکا ہے اور اب ظالمین کے لیے صرف ہلاکت ہے۔

حیف! کس طرح انھوں نے خلافت کو مرکز رسالت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم، قواعد نبوت ورہنمائی، محلِ نزولِ روح الامین اور منزلِ واقفین امور دنیا و آخرت سے دور کر دیا ہے۔ آمادہ ہو جاؤ کہ یہی کھلا ہوا خسارہ ہے۔ آخر ان لوگوں کو ابوالحسنؑ کی کونسی بات غلط محسوس ہوئی۔ یقیناً یہ لوگ ان کی تلوار کی کاٹ اور موت کے مقابلہ میں ان کی بے خوفی اور میدانوں میں ان کے شدید حملوں اور ان کی سخت سزاؤں اور راہ خدا میں ان کے غیظ وغضب سے ناراض ہیں۔ خدا کی قسم اگر یہ لوگ روشن راستہ سے ہٹ جاتے اور واضح دلیل کو قبول کرنے سے کنارہ کش ہو جاتے تو وہ یقیناً انھیں واپس لے آتے اور بات منوا لیتے اور نرمی کے ساتھ راستہ پر چلاتے کہ نہ اونٹ زخمی ہوتے نہ مسافر کو زحمت ہوتی نہ سوار خستہ حال ہوتا بلکہ انھیں صاف شفاف چشمہ پر وارد کر دیتے، جس کے کنارے چھلک رہے ہوں اور اطراف میں کوئی کثافت نہ ہو۔ وہاں یہ سب کو سیراب کر کے باہر لاتے اور خفیہ واعلانیہ نصیحت کرتے۔

وہ خلافت حاصل کر لیتے تو نہ دنیا کا کوئی فائدہ حاصل کرتے اور نہ کسی عطیہ کو اپنے لیے مخصوص کرتے علاوہ اس کے کہ صرف پیاس بجھانے اور شکم سیر کرنے بھر کا سامان لے لیتے۔ ان کا زہد دنیا پرستوں سے نمایاں ہوتا اور لوگ سچے اور جھوٹے کو محسوس کر لیتے۔

اگر اہل قریہ ایمان اور تقویٰ اختیار کر لیتے تو ہم ان کے لیے آسمان وزمین کو برکتوں کے راستے

کھول دیتے۔لیکن انھوں نے تکذیب کی تو ہم نے ان کے اعمال کی گرفت کرلی۔اور جوان میں سے ظالم ہیں عنقریب ان تک ان کے اعمال کی برائیاں پہنچ جائیں گی اور وہ خدا کو عاجز نہیں کر سکتے۔

آگاہ ہو جاؤ! آؤ اور سنو اور جب تک زندہ رہو گے دنیا کے عجائبات دیکھتے رہو گے اور سب سے زیادہ عجیب تو ان کے اقوال ہیں۔کاش مجھے معلوم ہوتا کہ ان لوگوں نے کس مدرک کا سہارا لیا ہے اور کس ستون پر بھروسہ کیا ہے۔یہ کس دستہ سے وابستہ ہیں اور کس ذریت پر ظلم کر کے تسلط پیدا کیا ہے۔یقیناً یہ بدترین رہبر اور بدترین قوم ہے اور ظالمین کو اسی طرح بدترین بدل نصیب ہوتا ہے۔

خدا کی قسم! ان لوگوں نے سر برآوردہ افراد کے بدلے پست اقوام کو لیا ہے اور پشت کے بجائے دم پر ہاتھ رکھا ہے۔ذلت اس قوم کا حصہ ہے جس کا خیال یہ ہے کہ وہ بہترین اعمال انجام دے رہی ہے۔

آگاہ ہو جاؤ کہ یہ لوگ مفسد ہیں۔یہ اور بات ہے کہ انھیں اپنے فساد کا شعور نہیں ہے۔وائے برحال قوم۔کیا حق کی ہدایت کرنے والا پیروی کا زیادہ حقدار ہوتا ہے یا وہ جو خود دوسرے کی ہدایت کا محتاج ہے۔آخر تمھیں کیا ہو گیا ہے اور تم کیسا فیصلہ کر رہے ہو۔

میری جان کی قسم! فساد کا بیج بو دیا گیا ہے اب نتیجہ کے وقت کا انتظار کرو اور اس کے بعد پیالہ بھر بھر کر گاڑھا خون اور مہلک زہر حاصل کرو گے۔اس وقت اہل باطل کو خسارہ کا احساس ہوگا اور بعد والوں کو معلوم ہوگا کہ پہلے والوں نے کیا کج بنیادیں قائم کی ہیں۔جاؤ اپنی دنیا میں عیش کرو اور اپنے دل کو فتنوں سے مطمئن کرو اور بشارت حاصل کرو کہ عنقریب کاٹنے والی تلوار اور بدترین ظالم کے حملے، ہمہ گیر ہرج و مرج اور ستمگروں کا ستم سامنے آنے والا ہے جو تمہارے حصہ کو مختصر کر دیگا اور تمہاری جماعت کو کاٹ کر پھینک دے گا۔اس وقت تمہارے واسطہ حسرت کا موقع ہوگا کہ تمہارا انجام کتنا برا ہوگا اور تمھیں اس کی خبر بھی نہیں ہے۔کیا ہم تمھیں زبردستی اُس بات پر آمادہ کر سکتے ہیں جسے تم پسند نہیں کرتے ہو۔

سوید بن غفلہ کا بیان ہے کہ عورتوں نے اس پیغام کو مردوں تک پہنچایا تو مہاجرین وانصار کی ایک

جماعت معذرت کے لیے حاضر ہوئی اور کہنے لگی: سیدۃ النساء! اگر ابوالحسن علیہ السلام نے بیعت تمام ہونے اور عہد کے پختہ ہونے سے پہلے ان باتوں کا ذکر کر دیا ہوتا تو ہم انھیں چھوڑ کر کسی طرف نہ جاتے۔ مگر......!

تو آپ نے فرمایا: ''الیکم عنی فلا عذر بعد تعذیر کم ولا امر بعد تقصیر کم ''(۱) تم لوگ دور ہو جاؤ، اب اتمام حجت کے بعد کوئی عذر قابل قبول نہیں ہے اور تقصیر کے بعد کوئی مسئلہ باقی نہیں رہ گیا ہے۔

شہزادی سلام اللہ علیہا کی شہادت

اپنے بابا، پیغمبر اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے اس دنیا سے وصال کے بعد زیادہ عرصہ اس دنیا میں نہ گزار سکیں اور بالآخر ۷۵ یا ۹۵ دن زندہ رہنے کے بعد جام شہادت نوش فرمایا اور اپنے خالق حقیقی سے جا ملیں۔
حسب وصیت مولائے کائنات امیرالمومنین علیہ السلام نے رات کی تاریکی میں غسل و کفن دیا اور رات کی تاریکی میں ہی سپرد خاک کر دیا۔

حوالہ جات

۱۔ قرآن مجید

۲۔ تاریخ بغدار

۳۔ صحیح بخاری

۴۔ کنز العمال

۵۔ تفسیر کبیر مؤلفہ ثعلبی

۶۔ الثاقب فی المناقب (للطوسی)

۷۔ تفسیر فخر رازی

۸۔ کشاف مؤلفہ زمخشری ۔ روض الفائق

۹۔ صیح مسلم ۔ عوام العلوم

۱۰۔ تہذیب التہذیب

۱۱۔ تفسیر طبری ۔ دلائل الامامۃ

۱۲۔ الصواعق المحرقۃ

۱۳۔ فرائد السمطین

۱۴۔ نہج البلاغہ لابن ابی الحدید

۱۵۔ تواریخ اہل بیت علیہم السلام (بحار الانوار ۔ امالی صدوق ۔ اعلام الدین)

قواعد و ضوابط

۱۔ اس کتابچہ میں موجود سوالنامہ کے جوابات اسی کتابچہ سے وصول کیے جائیں گے۔ شرعاً صرف وہی افراد اس مقابلہ میں حصہ لینے کے اہل ہیں جو خود مطالعہ کر کے جواب نامہ پُر کریں۔

۲۔ مقابلے میں شرکت کے لئے کم از کم عمر ۱۵ سال ہونا ضروری ہے۔

۳۔ صحیح جواب کے نشان ایک سے زائد ہونے کی صورت میں جواب نامہ منسوخ کر دیا جائے گا۔

۴۔ انعامات کی تفصیل:

پہلا انعام: -/Rs 15,000 (پندرہ ہزار روپے نقد)

دوسرا انعام:- -/Rs 10,000 (دس ہزار روپے نقد)

تیسرا انعام:- -/Rs 5,000 (پانچ ہزار روپے نقد)

دس انعامات:- -/Rs 500 (پانچ سو روپے نقد)

ایک سے زائد افراد کے تمام جوابات صحیح ہونے کی صورت میں:

۱) تمام انعامات قرعہ اندازی کے ذریعے دئے جائیں گے۔

۲) تمام صحیح جوابات دینے والوں کو عمومی انعامات دئے جائیں گے۔

۵۔ مقابلہ میں شامل ہونے کی فیس مبلغ پچاس روپے ہے جو مقالہ حاصل کرتے وقت ادا کرنا ہوگی۔

۶۔ جواب نامہ جمع کروانے کی آخری تاریخ ۲۱ مئی ۲۰۱۳ ہے۔

۷۔ جواب نامہ شام ۴ بجے سے ۷ بجے کے درمیان GIWW کے آفس میں جمع کروایا جا سکتا ہے۔

۸۔ نتائج کا اعلان اور تقسیمِ انعامات کا پروگرام ۲۵ مئی (بروز ہفتہ) GIWW میں جشن مولود کعبہ علیہ السلام کے موقع پر منعقد کیا جائے گا۔

۹۔ ۳۱ مئی تک انعامات وصول نہ کیے گئے تو ادارہ ذمہ دار نہ ہوگا۔

۱۰۔ کتابچہ جمع کراتے وقت اپنے ''ب'' فارم یا شناختی کارڈ کی اصل یا فوٹو کاپی ضرور ساتھ لے کر آئیں۔

سوالات

(۱) حدیثِ رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے مطابق : فاطمہ میرا دل اور میرے دونوں پہلوؤں کے درمیان موجود میری .... ہے۔

ا۔جان ۲۔روح ۳۔نورِ نظر

(۲) .... آپ کی میراث کے طور پر ائمہ علیہم السلام میں منتقل ہوتی رہی ہے۔

ا۔مصحف فاطمہ سلام اللہ علیہا ۲۔فدک ۳۔دونوں جوابات صحیح ہیں۔

(۳) حضرت جبرائیل علیہ السلام نے کس مقام پر رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو بی بی فاطمہ سلام اللہ علیہا کی خوشخبری اور جناب خدیجہ سلام اللہ علیہا سے دور رہنے کی خبر سنائی۔

ا۔یثرب ۲۔ابطح ۳۔مکّہ

(۴) جناب فاطمہ زہرا سلام اللہ علیہا کے بچوں کی کل تعداد .... ہے۔

ا۔تین ۲۔چار ۳۔پانچ

(۵) جنابِ فاطمہ سلام اللہ علیہا کی ولادت کے وقت جنابِ موسیٰ بن عمران علیہ السلام کی کون سی بہن موجود تھیں؟

ا۔حضرت صفورہ سلام اللہ علیہا ۲۔حضرت کلثوم سلام اللہ علیہا ۳۔حضرت آسیہ سلام اللہ علیہا

(۶) جناب زہرا سلام اللہ علیہا کے خطبے کے مطابق خدا نے صلہ رحم کو .... کا سبب قرار دیا ہے۔

ا۔طول عمر ۲۔برکت رزق ۳۔عدد کی زیادتی

(۷) قرآنِ کریم نے کون سی سورہ میں شہزادی فاطمہ سلام اللہ علیہا کے خدا کی خوشنودی کی خاطر عمل اور صبر کی شہادت دی ہے؟

ا۔سورۂ دہر ۲۔سورۂ مائدہ ۳۔سورۂ احزاب

(۸) جناب زہرا سلام اللہ علیہا جانتی تھیں کہ............ سے دل مردہ ہوتا ہے۔

ا۔ خواہشات نفس ۲۔ بغض ۳۔ لالچ

(۹) جب حسنین علیہما السلام بیمار ہوئے تو رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے حضرت علی علیہ السلام کو کیا کرنے کو کہا؟

ا۔ روزے رکھنے کو کہا ۲۔ نذر کرنے کو کہا ۴۔ مسکینوں کو کھانا کھلانے کو کہا

(۱۰) ولادت حضرت فاطمہ سلام اللہ علیہا کے وقت رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو جناب خدیجہ سلام اللہ علیہا سے کتنے دن تک دور رہنے کا حکم دیا گیا؟

ا۔ ایک ہفتہ ۲۔ ایک مہینہ ۳۔ ۴۰ دن

(۱۱) رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے خدا کا یہ حکم کس کے زریعے جناب خدیجہ سلام اللہ علیہا تک پہنچایا؟

ا۔ حضرت عمار یاسر رضی اللہ عنہ ۲۔ حضرت سلمان فارسی رضی اللہ عنہ ۳۔ حضرت جبرئیل علیہ السلام

(۱۲) تاریخ بتاتی ہے کہ جناب زہرا سلام اللہ علیہا اپنے بابا کی شہادت کے بعد............ دن تک زندہ رہیں۔

ا۔ ۹۵ دن ۲۔ ۷۵ دن ۳۔ دونوں جواب صحیح ہیں

(۱۳) جناب زہرا سلام اللہ علیہا کو............ سے غسل دیا گیا۔

ا۔ عرق گلاب ۲۔ آب خالص ۳۔ آبِ کوثر

(۱۴) رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے جناب خدیجہ سلام اللہ علیہا سے فرمایا کہ حضرت جبرئیل نے مجھے خبر دی ہے کہ یہ میری بیٹی ہے اور............۔

ا۔ یہ فاطمہ ہے ۲۔ یہ طاہرہ ومطہرہ ہے ۳۔ مومنین کو ہدایت دینے والی ہے۔

(۱۵) .... کی عورتوں نے جناب زہرا سلام اللہ علیہا کی ولادت کی نازک گھڑی میں جناب خدیجہ سلام اللہ علیہا کی مدد سے انکار کر دیا۔

ا۔ بنی ہاشم ۲۔ قریش ۳۔ جزیرۃ العرب

(۱۶) شعب ابی طالب علیہ السلام کا محاصرہ کتنے عرصے تک جاری رہا۔

ا۔۳سال ۲۔۴سال ۳۔۲سال

(۱۷) شعب ابی طالب میں جناب زہرا سلام اللہ علیہا نے..........کو دیکھا۔

ا۔اپنی والدہ کی وفات ۲۔سماجی اور اقتصادی محاصرے ۳۔دونوں جواب صحیح ہیں۔

(۱۸) افطار کے وقت پہلے، دوسرے اور تیسرے دن..........آئے۔

ا۔مسکین، اسیر اور یتیم ۲۔اسیر، مسکین اور یتیم ۳۔مسکین، یتیم اور اسیر

(۱۹) رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ام سلمٰی کو کیا کہا۔۔

ا۔آپ چادر کا حصّہ نہیں لیکن خیر پر ہیں۔ ۲۔آپ چادر کا حصّہ ہیں ۳۔آپ جنّتی خاتون ہیں

(۲۰) جناب ابوطالب علیہ السلام کی وفات کے وقت جناب زہرا سلام اللہ علیہا کی عمر کیا تھی۔

ا۔تقریباً ۸سال ۲۔تقریباً ۵سال ۳۔تقریباً ۶سال

(۲۱) حدیث رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم میں ہے کہ سخاوت کرنے والا خدا اور..........سے قریب اور..........سے دور ہوتا ہے۔

ا۔رسول، منافق ۲۔ائمہ، شیطان ۳۔جنت، جہنم

(۲۲) سورہ کوثر میں کثیر کا تعلق..........سے ہے۔

ا۔حوضِ کوثر ۲۔کثرت نسل ۳۔ظاہری مقام

(۲۳) جناب زکریا علیہ السلام نے کیا دعا مانگی تھی؟

ا۔مجھے میرا وارث ملے ۲۔مجھے آلِ یعقوب کا وارث ملے ۳۔دونوں جواب صحیح ہیں۔

(۲۴) جناب زہرا سلام اللہ علیہا کے خطبے کے مطابق خدا نے نماز کو..........کا سبب قرار دیا ہے۔

ا۔جنت کے حصول ۲۔تکبر سے پاکیزگی ۳۔درجات کی بلندی

(۲۵) جناب زہرا سلام اللہ علیہا نے اپنے خطبے میں ان خاص لوگوں کی کس چیز کو سب سے زیادہ عجیب قرار دیا؟

ا۔اقوال ۲۔اعمال ۳۔افکار

(۲۶) جناب زہرا سلام اللہ علیہا کے خطبے کے مطابق (تم نے دوسرے کے اونٹ پر............)

ا۔قبضہ کرلیا ۲۔نشان لگا دیا ۳۔سواری کرلی

(۲۷) جناب زہرا سلام اللہ علیہا جب عبادت کے لیے کھڑی ہوتی تھیں تو ان کا نور آسمان کے فرشتوں کے لیے ....کی طرح چمکتا تھا۔

ا۔سورج کی کرن ۲۔چاند کی روشنی ۳۔ستاروں

(۲۸) جناب زہرا سلام اللہ علیہا کے خطبے کے مطابق اگر اہل قریہ تقویٰ اختیار کر لیتے تو ہم ان کے لیے............۔

ا۔جنت کی ضمانت دے دیتے ۲۔آسمان وزمین کی برکت کے راستے کھول دیتے

۳۔جہنم سے آزادی کی ضمانت دیتے۔

(۲۹) قرآن مجید میں ....کے وارث ہونے کا ذکر ہے۔

ا۔جناب زکریا علیہ السلام کا جناب یحییٰ علیہ السلام ۲۔جناب داؤد علیہ السلام کا جناب سلیمان علیہ السلام ۳۔جناب سلیمان علیہ السلام کا جناب داؤد علیہ السلام

(۳۰) (اگر بیعت تمام ہونے اور عہد پختہ ہونے سے پہلے ان باتوں کا ذکر ہوجاتا تو ہم انہیں چھوڑ کر نہ جاتے) یہ جملے کس کے تھے۔

ا۔سوید بن غفلہ کے ۲۔مہاجرین وانصار کی جماعت کے ۳۔دونوں جواب صحیح ہیں۔

رجسٹریشن فارم

نام: .... ولدیت: ....

عمر و تاریخ پیدائش: .... تعلیمی قابلیت: ....

پتہ: ....

.... موبائل نمبر: ....

دستخط: ....

دفتری اندراج کے لئے:

رجسٹریشن نمبر: ....

تاریخ وصول: ....

دستخط: ....

سوال	۱	۲	۳	سوال	۱	۲	۳
۱				۱۶			
۲				۱۷			
۳				۱۸			
۴				۱۹			
۵				۲۰			
۶				۲۱			
۷				۲۲			
۸				۲۳			
۹				۲۴			
۱۰				۲۵			
۱۱				۲۶			
۱۲				۲۷			
۱۳				۲۸			
۱۴				۲۹			
۱۵				۳۰			

PC
PIRANI
CATERING

E-mail: piranicatering@hotmail.com

Zamin Pirani
0332-4PCPC11
0321-3641896

Pirani Event Managers & Picnic Planners

We Make Your Event Memorable One
We Provide Complete Setup For Wedding,
Dinner, Lunch Parties, Picnic, Birthday &Etc.

Shop # 3, Zainabia House, Soldier Bazar # 2, Karachi. Ph: 021-35439380

Mehak Electric & Ups

All Kinds Of Electrical Works Such As Sealing Fiting of
All Kinds Of Networking, Telephone Wiring,
Air Conditions Repair
& Maintenance, Suppliers of
Electrical Goods Renovation of Banglow & Flats

Waseem Bachiani
0345-6008136

Shop # 5, Zainabia House,
Ghosia Chowk Soldier Bazar # 2,
Karachi. Ph: 021-32226941

TRAFFIC BUILDER
Muhammad Hasnain
IT Solution Provider
Invest in your business
We are a leading Web-design & Development Company
– Traffic Builder (http://www.trafficbuilder.biz). We offer web design and development services at a very affordable cost.
We are offering unique affordable package for spring 2013
Special Offer- Cost Rs.12,000/-
Visually appealing website of upto 8 pages
A slider on home page
SEO friendly website design and structure with a professional look and feel
Logo Design
Logo Favicon
Fully cross browser compatible CSS code
Contact form with a captcha code
We have many other packages available depending upon your requirements like CMS, ERP, joomla, magento, Custom shopping cart etc.
Contact us
For your Technology Partner
Telephone: +92 301-2826-283
Email: info@trafficbuilder.biz
Skype: itsolutionpk

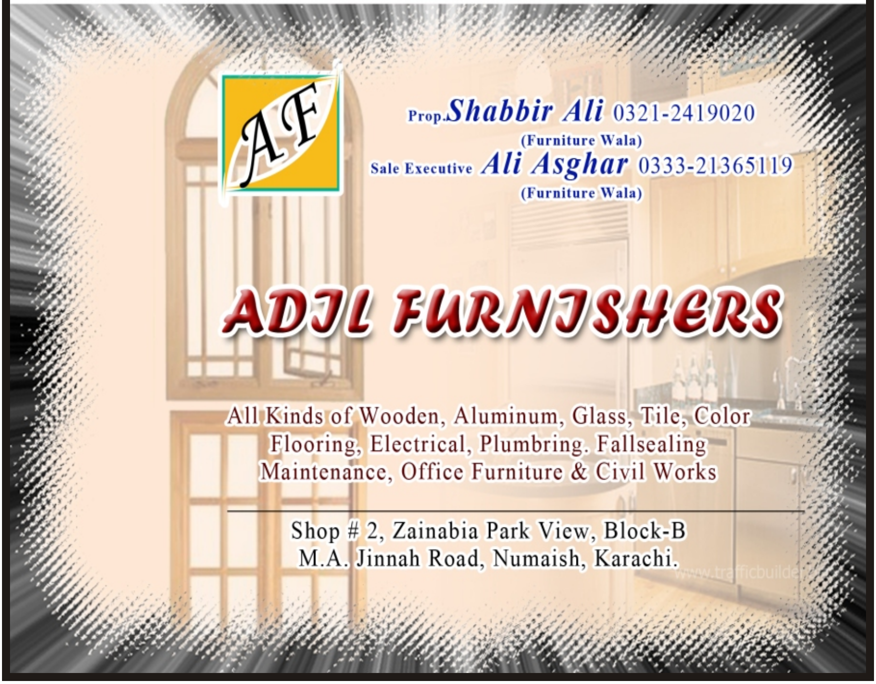
AF
Prop. Shabbir Ali 0321-2419020
(Furniture Wala)
Sale Executive Ali Asghar 0333-21365119
(Furniture Wala)
ADIL FURNISHERS
All Kinds of Wooden, Aluminum, Glass, Tile, Color
Flooring, Electrical, Plumbring, Fallsealing
Maintenance, Office Furniture & Civil Works
Shop # 2, Zainabia Park View, Block-B
M.A. Jinnah Road, Numaish, Karachi.

al-furat

عمرہ رجبیہ

13 رجب مکہ مکرمہ میں

ہمراہ مولانا کمیل مہدوی

روانگی 22 مئی   13 دن

Rs. 103,500

عراق اور عمرہ ویزا پولیسی کے تحت گروپ کی رجسٹریشن کی آخری تاریخ 15 مئی ہیں

عمرہ شعبانیہ

15 شعبان مکہ مکرمہ میں

عمرہ

روانگی 16 جون   12 دن

Rs. 103,500

عمرہ - عراق

روانگی 16 جون   24 دن

Rs. 162,500

15 شعبان قم میں

ایران ۔ عراق

روانگی 18 جون   22 دن

Rs. 117,500

ہمراہ مولانا نادر صادقی

ایران

روانگی 18 جون   10 دن

Rs. 68,000

عاشورا اور چہلم کے ڈسکاؤنٹڈ گروپس کی محدود نشستوں کیلیے رجسٹریشن جاری ہے۔

Suite # 3, Hanif Mansion,
Opp. Nishtar Park,
Behind Bohri Masjid,
Soldier Bazar No. 3,
Karachi - Pakistan.
Tel : (+ 92 21) 322 422 46-47-48
Cell: (+ 92) 321-2309868-78
E-mail : info@alfurat.net

Ali Abbas Khoja
0321-2309868
Syed Farhan Abbas
0332-3081575
Syed Najam-ul-Hasnain
0321-2309878

www.alfurat.net